سوال

ٹھے چو(384) حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرح متین اس مسئلہ میں کہ اکثر لوگ اذان میں جب اشھدان محمدا رسول اللہ کہا جاتا ہے، یا جمعہ کے خطبہ میں جب ([illegible] انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم واخذل من خذل دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

تہ!

مد!

، معلوم کرنا چاہیے کہ دنیا فانی ہے چند روزکی زندگانی ہے، مرنا برحق ہے جہاں تک ہوسکے اتباع جمیع امور میں سنت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ہونا چاہیے، کیونکہ فلاح دارین اسی میں ہے اور اپنی طرف سے ایجاد ہرگزنہ کرنا چاہیے اگرچہ وہ عندالطبع مرغوب ومستحسن ہوجیسے کہ یہی امر یعنی تقبیل ابہام وغیر

ِ کرام نے (حالانکہ کوئی شخص بھی صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے والا نہیں ہے ۔) مع انہ لم یکن شخص احب الیھم منہ صلی اللہ علیہ وسلم کماء جافی الحدیث کسی امام نے ائمہ اربعہ میں سے کیا، اور جو فعل نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہوا، اور نہ صحابہ کر

قال الامام الجلیل السیوطی الاحادیث التی رویت فی تقبیل الانامل وجعلھا علی العینین عند سماع اسمہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المؤذن فی کلمۃ الشھادۃ کلھا موضوعات انتھیٰ مافی الرسالۃ المسماۃ بتیسیر المقال للامام الکبیر الشیخ جلال الدین السیوطی

رہ چومنے انگوٹھوں وغیرہ کے لوگ نقل کرتے ہیں، سب کی سب موضوع اور بناوٹی جھوٹی ہیں، اور ماہر فن لکھتے چلے آتے ہیں، کہ یہ حدیثیں بے اصل ہیں، اور پایہ صحت کو نہیں پہنچیں۔ ''

کذاقال الشیخ محمد طاہر الحنفی والملا علی القاری الحنفی والشیخ الشوکانی المحدث وغیرھم فی کتبھم المشھورۃ المنسوبۃ الیھم

لعزیز محدث دہلوی اپنے فتوے تقبیل العینین میں فرماتے ہیں، کہ جو شخص اس فعل کو سنت جاکر کرے، وہ متبدع اور کرنا اس کا بدعت ہے اور بہت علمائے ماہرین اس کو بدعت کہتے ہیں، بخوف طول ترک کیا، اور مولانا الشیخ یعقوب چرخی نے خیر الجاری شرح صحیح البخاری میں صاف صاف اس فعل کو بدعت لکھ

اروں پر کہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تعلیم فرمایا، کہ یہ اذان کے وقت یا اس کے بعد کہا کرو، اس کو ترک کیا اور اپنی طرف سے بہت سی باتیں ایجاد کرلیں، حضرت نے فرمایا ہے، کہ جیسے مؤذن کہتا ہے، ویسے ہی کہو، تمام گناہ صغائر معاف ہوجائیں گے، بعد ختم اذان کے درود شریف پڑھے، اور یہ دعا

اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوٰۃ القائمۃ آت محمدن الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقام محمودن الذی وعدتہ

ی دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور آپ کو مقام محمود پر پہنچا، جس کا آپ سے تونے وعدہ کیا ہے۔ ''

ب ہوجائے گی، اور بعض لوگ وعدتہ کے پیچھے اور چند کلمات پڑھتے ہیں وہ درست وثابت نہیں ہیں، کیونکہ حدیث شریف میں نہیں آئے، اور جو بعض لوگ اذان کے بعد یعنی کلمہ لاالہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ زیادہ کرکے پڑھتے ہیں، یہ بھی نادرست ہے، یعنی محمد رسول اللہ قرآن شریف وغیرہ میں آیا ہے و

ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس ایک شخص نے چھینک لی بعدہ اس نے کہا الحمدللہ والسلام علی رسول اللہ (سب تعریف اللہ کے لیے، اور رسول اللہ پر سلام ہو) تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا، ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ سب تعریف اللہ پاک کو ہے اور درود رسول پر ہے ولیکن یہ محل درود وغیرہ کا

ِ رہے، کہ معاذاللہ کچھ محمد رسول اللہ کا انکار نہیں ہے ولیکن عرض یہ ہے، کہ اس کا یہ محل نہیں ہے، اس محل میں ادعیہ واذکار جو وارد ہیں، ان کا کہنا چاہیے اور شیخ عبدالحق حنفی دہلوی نے بھی لکھا ہے، کہ محمد رسول اللہ کا یہ محل وموقعہ نہیں ہے کہنا نادرست ہے، کذافی اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ للشیخ عبدالحق دہلو

[illegible]

[illegible] کہے اور کچھ نہ کہے، اور ہمیشہ سلامت رکھے) کہے اور کچھ نہ کہے، اور باقی کلمات کا جواب جیسا اوپر مذکور ہوا ویسا ہی کہا ہے، اور جب مؤذن الصلوٰۃ خیر من النوم ([illegible] بہتر ہے) کہے، تو [illegible] وبررت وغیرہ نہ کہے، کیونکہ اس کا ثبوت، حدیث میں نہیں ہے۔ پس بعد فراغت جواب مؤذن د

م ۱۳۰۶ھ

(سید محمد نذیر حسین، سید محمد عبدالسلام غفرلہ ۱۲۹۹، ابو محمد عبدالحق لودیانوی ۱۳۰۵)

(خادم شریعت رسول الاداب ابو محمد عبدالوہاب ۱۳۰۰، عبدالجبار بن عبدالعلی، عبدالجبار حیدر آبادی، عبدالرؤف)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1 ص 260-263

محدث فتویٰ